بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ قصیدہ از مصنف قصیدہ ابیات نعت سنہ ۱۲۷۴ ہجری	تاریخ مخمس از مصنف مخمس مخمس نعتیہ سنہ ۱۲۷۵ ہجری

غزل تشبیب

ہیں بسم اللہ آزادی کی ان تاج سر کا — الف آزادگی کا بیت نقشہ ہے مری قد کا
تجرد تختہ اول ہے سبق عشق محمد کا — مثال لوح دل سے نقش ناموس ابجد کا

دبستان محبت میں سبق تھا مجھکو ابجد کا

کسیکو بخت یا ماہی آہ سے تیر ہر شب کا ہے — گرایا جوش میں طوفان خجلت نے سبکا ہے
پریشانی عیاں ہے بسکہ زلف جاناں سے — الٰہی کسکے غم میں اشک آنسو چشم فاں سے

گر خط قند میں ڈوبا ہے رومال اوس سہی قد کا

شب و روز حسن صافت تکتی ساری مشتاقی
گیا دو دو ارنبد و نیں کیوں ہوتی چاق
پھنڈی گی میان رکھے چھپو کچھ انصاف کر ساقی
کہاں آتش یا قوت لبیں بھر کے باقی

کہ خط سبز نے چھپیا و یا آب زمرد کا

صف اغیار میں مجلس نشین پہلو میں قاتل میں
کوئی کہدی کہ جھکنا کیوں یا کھایا ہے مشکل میں
یہی تغیر دی اتنی تو ہو میری جگہ اوں میں
کنارے بیٹھایا مجھکو ظالم اپنی محفل میں

گناہ شوق بجہ سی ہو میں ہوں مستحق حد کا

قلم رکھدی قلم کر اپنی دونوں ہاتھ جیسے خنجر
سنایا اوسکا تو کھینچے کا نقشہ تو اپنا پیکر
ہلا ہی کھینچے اوس قد کو کیا قمری کو شہپر سے
بنایا خامہ مو کو ہماری دست لاغر سے

کھینچا لیکن نہ دامن اوی مصور اوس سہی قد کا

بنا گو صفحۂ تصویر دل کا آئینہ تو نے
نگر جلوہ نہ کھینچا اوس نگاہ سحر کی نا بان کے
لکھی خال کی رنگت سواد چشم حل کر کے
بنایا خامہ مو کو ہماری دست لاغر سے

کھینچا لیکن نہ دامن اوی مصور اوس سہی قد کا

بنا چھاتی جائیں گے نقش قبا پر
کمند اوس ترک کی جائے گی آہ نارسا ہو کر
نہ دل کھائے گی اوس کا چیلہ کس کر
اوڑین گے ہچکیوں میں تیر ترکش سے ہو کر

ہمارا یہ ہی اللہ تیرے ظالم جسد کا

زبانیں خلق کی ہیں سب نپٹ کھلیاں
کھلے ہیں پر ابھی چھپیاں طنزوں کی گلیاں
نہیں عشاق جوڑالی کہ باتیں سنکے چپلیاں
چھپے تم مجھسے کیوں اب ہنستے ہیں شاہ جبیں پلیاں

تمہارے پیچ و دین عالم ہے ذوالقرنین کی سیکا

خبر آنکھیں تھی پیغام اجل کا جان مضطر کو
الف آسا بنایا قدر آہ جسم لاغر کو
مثال نیستی ذریت قلم ہستی کے دفتر کو
ہوا ہیں ناتوان سنکر صدا یا پی دلبر کو

مجھے کہنا تھا شش سے مزہ وصل اوسکی آنکا

جو فکر شعر کی موج آگئی صحراے وحشت میں
گیا جیحون و سیحون ہو بیقدر دریاے فکرت میں
دُرِ معنی نپایا اور کوئی جوش سرقت میں
گئے رو رو کے مضمون بیکسی کے گرد غربت میں

زمین شعر ہے عالم ہے اور پایہ برآمد کا

دکانِ حسن جگکی بیچ بے داغ لطافت ہے
خریداری میں سر بیچکر حکم شہادت ہے
تیری محراب ابرو مسجد ارباب عبادت ہے
تیری بازار میں ایمان فروشی رکن طاعت ہے

دمِ سودا بنا سنگ ترازو سنگ اسود کا

ترے آگے زمیں ہیں گر گیا شمع چمن اللہ
خرامان تجھ سا ہوا کبک دری بھول چلن اللہ
غضب ہی بلا شوخی قیامت بانکپن اللہ
تری کیا بات ہے اے شاہد پاک سخن اللہ

عجب انداز ہے ناز و ادا کا چال کا قد کا

ترا کلمہ پڑھیں کیونکر نہ خوبان جہاں یکسر
نہیں ہے کوئی تجھ سا قاف تا قاف اے پری پیکر
گر انظر نہیں حسن خطان چیز زبر ہو کر
مقابل تیرے ہو سو حرف آئے خوبان نگارین پر

ادا و ناز میں موجد ہے تو طرز مجدد کا

مری باریک بینی یا کمر کا تیری مضمون ہے
مری رنگین بیانی یا ترا رخسار گلگون ہے
مری سحر آفرینی یا تری آنکھوں کا افسون ہے
مری طبع روان ہے یا تری رفتار موزون ہے

مرا مصرع ہے یا سیدھا سا مضمون ہے ترے قد کا

مخمس ہے تری یا پنچون انگلیوں کا ایک خاکا ہے
رباعی چار ابرو کا مصور سا دو نقشا ہے
جو رنگین قطعہ ہے یا قوت لب کا ایک ٹکڑا ہے
تری زلف رسا کا شعر اک ادنیٰ سا لٹکا ہے

کرشمہ ہے غزل تیرے غزال چشم اسود کا

ترانے بلبل شیراز کے دلکش ہیں کہیں نکر
کہ تیری بوستان حسن ساری رہی ہی یاد ازبر

ملا رنگ قبول ایسا کہ مثل لالۂ احمر
لکھا سو جانفزا سے دیباچہ گلستان کا سو ابیہ

تصور جسکے دلمیں خال اخال آیا تری خدکا

جو ایمان ہو سراپا مصحف ناطق تجھے سمجھے
ہوئی ہیں معنی والشمس روشن پرتو رخ سے

سو اور زلف سے حل ہو واللیل کے عقدے
بعینہ افتتاح سورۂ صاد آنکھ کو ہے

جو ابرو کشیدہ ہیں ہو نقشہ صاد کی مد کا

مضامین شوخ چشم فتنہ گر کی فیض سے جو کچھ
ہوئی ہیں خندہ رنگیں بیانی لعل لب تیری

سر مو ہی تیرے سر بستہ نکتے یک قلم نکلے
نکالی چیستان چوٹی کی گیسو مسلسل سے

معمّا نام رکھا ہے ترے موئے مجعّد کا

شب معراج کا مضمون بالا آنکھ کو کاجل سے
ہوئی جلوہ نمی بانی چشمان مکحل سے

ہیری فکر رسا بڑھکر جب الجھی خط لب سے
نکالی چیستان چوٹی کی گیسو مسلسل سے

معمّا نام رکھا ہے ترے موئے مجعّد کا

سواد خط ریحان ہی یہ سنبل زلف شکیب	گریز گل مضمون نے پائی ہی گل عارض کی بو رنگ
ہوئی سحر البیانی تیری تحریر کا	یہ سب باتیں ہیں لیکن ہاں کہو ہیں گفتگو

کریں کیا ہمکو حق نے منہ نہیں بخشا ثنا کا

سخندان نعت دان بھی ہیں تو ہیں یہ راز سمجھی ہیں	ثنا ہیں جب قلم ہستی کی جان سمجھی ہیں
سمجھ حق نے جنہیں دی ہی ہمارا یہ ہی سمجھی ہیں	محل گفتگو ہیں کیا حساب سمجھی ہیں

مگر صفر دہان تنگ اشارہ ہے مدارج کا

وہیں تک مدعی ہیں بیخود و صہبائے نادانی	جب اوترے بیگانہ نشہ آپ کھینچیں گے پشیمانی
نہیں اتنا سمجھتے ہیں کتاب تم حیرانی	دہن میں تا تو پھر کرتا نہ کیوں یہ گردانی

یہ نقطہ ہوگی مرکز دور میم مدح احمد کا

وہ احمد جسکی پرتو سی ہی دل آئینہ معنی	ثنا سے جسکی صندوق جواہر سینہ معنی
مرصع دست کاتب میں ہی گنجینۂ معنی	ملا ہی لب جسکی صدف گنجینہ معنی

زبان نے رتبہ پایا ہی کلید قفل ابجد کا

بٹھا کر صف بصف چار و نظر اپنے قریبوں کو	چراغاں کیے عوض چمکا کے انوار تجلی کو
بنا کر آئینہ فردوس کی اک اک سپاہی کو	بچھا کر فرش اطلس کو جما کر عرش و کرسی کو

ازل سے انتظار اللہ کو تھا جسکی آمد کا

خضر تعلیم پائی رہبری جسکی دبستاں میں	سلامت نوح جسکی جوشش الفت سے طوفاں میں
گدا ادریس جسکو چھپ چاک گریباں میں	قدم آنے سے جسکے مصر شہرستان امکاں میں

ہوا ہے یوسف کنعاں لقب حسن مقید کا

بچھائے آنکھیں جسکو خواب میں اپنے پیشوا	کیا ہے جسنے داماں شفاعت پردہ عصیاں کا
حمایت پر ہے جسکی است مرحوم کو تکیا	ہمارا خواب غفلت تکیہ گاہ مغفرت ٹھہرا

بروز حشر بنیگا خواب مخمل جسکی مسند کا

فروغ اوس سے شریعت کا ہے پیاس حقیقت کی	وہ ہے رنگ سخن تا ست و شمع دم لاہوتی
وہی ہے رونق ظاہر وہی ہے زینت مخفی	بیاض عارض صورت سواد گیسوئے معنی

جو ہے سرچشمہ گردش چرخ زبرجد کا

عجب صورت سے چمکا اختر آئینۂ عالم
صفا پاتا ہے اوس سے جوہر آئینۂ عالم
ہوئی خاک قدم خاکستر آئینۂ عالم
جلائے کس لئے کان و فشنگر آئینۂ عالم
سعادت ہے شرف سے نیر نور محمدؐ کا

گرا دی قیمت جام شراب پرتگال اوسنے
جبہ کی سانو افلاس سے گرد ملال اوسنے
نکالا اپنی مستونکے لیے گدڑ بلال اوسنے
پی انگوری الفقر فخری کی حلال اوسنے
کرا ہی جام جم سے سنگ مقصد اوسکی مقصد کا

سوا اللہ کے دامن کش اوسکی توسل سے
نہ اوسکو کام حشمت سے نہ کچھ مطلب تجمل سے
شہنشہ دونوں عالم کا مگر نفرت تجمل سے
سر سجادہ پر فخر اوسکو ہے تہیم توکل سے
حریم نازنین تکیہ خدا ہے اوسکی مسند کا

چمک میں ہے رخ انور کہیں خورشید سے افضل
یہ نقشہ نقش ثانی اور نقش یوسفی اول
شبیہ مصطفیٰ ہو کیوں نہ ہو مخلوق سے اکمل
کھچی ہے حکمت یزدان کی گویا شکل مستقبل
تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

شفاعت گرچہ رحمت کے لیے ہے مظہر کامل
مگر فی الحال کیں طاعت یہاں سے ہو حاصل

خلیفہ سے تو تقسیم ہوئیں نذر یار وال
کبھی ہو رحمت نیر ان کی یا تحصیل مستقبل

تعالی اللہ رنگ عالم ظل و نور مجرد کا

نہیں گو کام میں عالم رحمت کے تو غافل سے
خصوصیت کی جا آنکھیں ہیں گر کھولے تو قابل سے

نہ دیکھیں گی ان کو جھکا دیکھو وہ چشم تفضل سے
تو اک شیشہ طور خدا ہے لا مکاں کل سے

ہوا اظہار دو ابرو سے اک نون مشدد کا

وہ دو صورت سے سیدھی ہیں کہ چشم جسم پر [illegible]
ہمیں یا سے جہت کمان ابرو کی ہوتی ہیں

بچھا کر آنکھ کو سجدے میں طاعت چشم یاری ہیں
تصور کر نہیں آپ کے وہ شبیہ یا جھکی ہیں

بھروسا ہی نہیں اللہ کے قول مؤکد کا

نسبت خدا ونچی گوئی ہے کو جا کر بچھی
بنا ایلچہ کیا عیسی نے کھینچے چرخ پر چلے

نشان دو نون پھر اسکی نشانی ہی ہیں بیچھے
ہدف ہو ہو گیا نہ یکسا نداز نیوت سے

مقام قاب قوسین او ادنیٰ ہے مقصد کا

ہدف ایسا مقابل شست ناوک کو اگر پاوے
کمان کھینچ کر کماندار آپ ہی پیچ کھا جاوے

تعجب کیا ہے احمد بیچ ہو جاوے احد آئے
کہ عشق حق تعالیٰ ورا اللہ ازل کی ہو کھلا

کمان ہاتھ سے جا چاہیے پیوند اور تیر ہے میم احمد کا

مدینے کی طرف جا پہنچیں ہم کچھ کو لا یستطیع
نظر آتا ہے ان دونوں کو کچھ تو بیاں پیچ جلوا

کمان اچنبا ہے ساقی کیجیے کچھ بن نہیں پاتا
احد کو کیجیے یا احمد ہے یہ میم کو بیچ دا

عجب مشکل ہے مضمون میم مفہوم احمد کا

احد احمد ہیں ایک ان دونوں کا مضمون ایک ہی ہے
ایک ان میں سے معشوق ہے ایک ان میں عاشق ہے

نہیں مطلق دوئی کو دخل یہ دعویٰ اصحاب حق ہے
دوئی بھی ان میں ثابت ہے محمد نص قطعی ہے

مفصل ہے یہ جملہ آیہ میم مشدد کا

نبی میں تھیں سب صفتیں لیکن سب سے ہیں برتر
یہ ان کی شان دیکھو یہ کافی ہے خوب تر

صفی اللہ سے روح اللہ تک جتنے ہیں پیغمبر
ملائک سے بشر تک سب کو ہے گھیرے ہوئے

یہاں گم گشتہ جاتے ہیں او اشتباہ احمد کا

گھٹے اعدا و میم احمدی جب عشرت سے
ہمیں تو آپ تھی ہی بڑھ گیا پایہ نبوت سے
ہوئی صمصام ہادی بخت چمکا نور وحدت سے
ہوا اتنی میں افزوں و قاب فلک شوکت کا کثرت سے

مٹا پایہ گئی چشم تامل صاد سے صد کا

جو پہونچا موج زن ہو کر تجلی کا وہ دریا میں
بھری سب قدسیوں نے گوہر مقصود دامن میں
سراپا ہو وتن عالم غرق ہیں اوس بحر عرفاں میں
چڑھا تا قاف قدم تا عرش اوترا کان امکاں میں

ہے شور اوس قلزم گوہر نما کی جزر کا مد کا

دم جنگ آپکی تلوار کا جب کاٹ دکھلایا
سیہ کاروں نے خوب اپنی سیہ کاری کا پھل پایا
سر دشمن پر ابر شمشیر لالی اسقدر چھایا
ہوئی شام آفتاب بخت پر سستی زوال آیا

مہ نو خوب چمکا بدر میں تیغ محمد کا

ہوا اوسکو عداوت کی سمائی جب کسی سر میں
آل کار بربادی ہی تھی اوسکو مقدر میں
پھرا جو اوس سے آیا گردش قسمت سے چکر میں
اوتارا کاسۂ سر مار ٹھوکر دو ہی دم بھر میں

ہوا جیسا کہ اوس سے گر گشتہ ہو قلب بد کا

عدو پہ بھی عجب انداز سے کرتا تھا وہ شفقت ‏ ‏ ‏ ‏ عداوت بھول جاتا تھا نظر آتی تھی جب صورت
یہاں تک پھیلی اوسکے گلشن اخلاق کی نکہت ‏ ‏ ‏ ‏ عداوت ہو گئی تاثیر خلق عالم سے الفت

سبب ہے شعلہ سیل آب شمشیر مہند کا

شرر برق خاطف ہے ہوں زوں دانہ خرمن ‏ ‏ ‏ ‏ پڑے پانی تو حق آتش سوزاں نہیں مسکن
کرے باد سحر شمع سحر کو پھونک کر روشن ‏ ‏ ‏ ‏ عجب کیا ہے کہ خواب نازنین سے قلقی ہو نا ممکن

نہ کھولی آنکھ اگر چھینٹا نہ دیں آب زمرد کا

عداوت پاک قلم زائل محبت نقش دل کی ہے ‏ ‏ ‏ ‏ جو قاتل تھا وہ عیسیٰ ہے جو ظالم تھا وہ عادل ہے
کہاں اب بیر باہم دوئی ہر شے میں زائل ہے ‏ ‏ ‏ ‏ نہیں حیرت کے قابل گر کہو نشہ وصل ہے

بیان ہے یہ لب تشدید سے حرف مشدد کا

نبی سے مرتبہ بڑھ کر ہے کیا کہیے نبی اوسکو ‏ ‏ ‏ ‏ تفضیلت فرد فرد انبیا پر حق نے دی اوسکو
خدا کا فضل روز افزوں ہے جیسا کچھ ملی اوسکو ‏ ‏ ‏ ‏ وصال حق حاصل ہے بقائے دائمی اوسکو

یہاں ہے واصل باقی نتیجہ ایک ہی مد کا

ہے یہ سماں تاں سر روح و قالب جدا — تجلی شق ہوئی ہنگامۂ محشر ہوا برپا
زمیں تھا آسمان عرش و تمکین سے پکارا — پڑا لرزہ زمیں میں جسم اطہر جب اوسکو سونپا
سکوں کیونکر ملے نافع ہوا تعویذ مرقد کا

اندھیرا چھا گیا ہر سو غروب مہر انور سے — اڑا دی آسمانکو نیلگوں چادر اسی غم نے
عزیز مصر نکلے تھے سے کنعاں بھی تھے — عجب کیا ہے اگر کعبہ لباس ماتمی پہنے
کرے ہمچشمی یعقوب دیدہ سنگ اسود کا

غم جانسوز حضرت سے فرشتونکی ہین پر ٹوٹی — قلم کی سینہ چاکی کچھ نہیں ہے جائے حیرانی
نہ ہو غم سے شق اب نامۂ محبوب یزدانی — صریر خامہ سے اس غم میں ہے گریہ خونی
قلم کو سنگیاں بازو ملے اللہ کے ید کا

کھنچا سطح زمیں پر جیسے خط روضۂ انور — شعاع مہر کو پرکار کے مانند ہے چکر
ثواب و شرح پاتی ہیں قدسی گرد پھر پھر کر — شب و روز آسماں ہوتے ہیں قرباں اوسکے قبہ پر
کہ ہیں نو دائرے نہیں ایک گز کاف گنبد کا

مطلع

نہیں ہے برج قمر قبہ ہے انوار سوید کا | ہے اس بیت رفیع الشان میں نور مجرد کا

عجب عالم کلس ہے یہ عجب جلوہ ہے گنبد کا | بیاں ہو کس سے شان صمدیہ نور احمد کا

کہ جیسے ایک غلاف سبز ہے چرخ زبرجد کا

کروبی صف بنا یا صف قدسی آ کے مشہد کا | فلک کہنا سبب کیا ہے کسے شان گنبد کا

نہیں کرسی نشیں قبہ جو ہے بالا عرش امجد کا | لکھوں اک مختصر جملہ کہ رد ہے حصہ مقصد کا

یہی مسند الیہ اچھا سبب ہے رفع مسند کا

سپہر و مہر کا دعوی صداقت کو کہاں پہنچا | تعلی ہی تعلی تھی جو وقت امتحاں پہنچا

نہ تا قندیل مہر و مہ چراغ آسماں پہنچا | نہ گردوں کا غبار اتنا غبار آستاں پہنچا

اثر پیدا ہوا آخر زحل کی طالع بد کا

تنزل ہے محال اس کا ترقی جس کی فطرت ہے | یہ دعوی ہے بدیہی فلسفی کیوں کر سمجھتے ہیں

توجہ جانب کرہ اگر شان طبیعت ہے | کرہ آتش کا کیوں سوئے ہوا کھینچے ہے حیرت

کہ سر سوئے فلک کھینچیں شعلے قندیل گنبد کا

کہو نکلے نہ نسر طائر اپنی آشیانے سے
جھکے بازو ہی مرغ سدرہ اس رفعت پہ آنے سے
فلک کا اختر تقدیر چمکا سر جھکانے سے
سناجاتی کا آنسو ٹپک کر اوسکے آستانے سے
ہوا ہے دُرّۃ التاج سعادت فرق فرقد کا

یہاں کی گرد ہی کحل الجواہر اسکو رہنے دے
نہ پائینگے اگر قدسی تو در و خاک چھانینگے
صفائی ہو چکی کیا حاصل اتنی خاک اوڑانے سے
فلک اب کوکب مدار کی جھاڑو اوٹھا رکھے
ملائک ڈھونڈھتے پھرتے ہیں سرمہ خاک مرقد کا

زمین روضہ انور فلک سے ہی کہیں افضل
ہوا ہر ذرہ دیوار چشم جوہر اول
غبار در سے ہے آئینہ خورشید کو صیقل
جبین عرش اور نیر پہ ہے خاک آستان صندل
ہر اک ذرہ ستارہ ہے کلاہِ فرق فرقد کا

بلندی میں یہاں تک روضہ رفعت نشان پہونچا
جہاں اوڑ کر نہ شہباز خیال قدسیاں پہونچا
جبین عرش سے آگے وہ سنگ آستان پہونچا
زمین تا آسمان پہونچی مکان تا لامکان پہونچا
کہاں تک اوج لکھیے اوسکی خاک پاک مرقد کا

بلا گردان ہیں جس کا عالم ارواح کو غش ہے
کہیں ہے چاندنی یا سایۂ قصر پوشش ہے
فلک پر چشمۂ شمس یا ایوان دلکش ہے
عیاں ہے کہکشاں یا نقش محراب منقش ہے

فلک ہے یا کلس کہا ہی چھپا یا سازمرد کا

تیری وہ صحن مسجد نہیں آسمان کہیے
عبادتخانۂ عالم مطاع دو جہان کہیے
پناہ پست و بالا ہائے کون و مکان کہیے
ملاذ جن انسان مرجع قدسیان کہیے

کہیں ہیں قبلۂ حاجات کہیں کعبہ مقصد کا

طبق انوار کے دربار نبی میں ہاتھ میں یا
یہ کسب سعادت سیر اپنی رکھتے لاتے ہیں
پیام بے تکلف کس تکلف سے سناتے ہیں
سلام حق کو لیکر صبحدم جبرئیل آتے ہیں

عجب مضمون کھپا اینٹ ہیں آمد و آمد کا

صفا اوس میں و بالا کی بہت ہر کیان کیجے
بلند ایسی بنائیں مضمون نہیں کہو آسمان کیجے
قلم کو فاختہ کو شل مرگرم فغان کیجے
ہاتھ ہیں ایسی بین کو تحفۂ سر دیوان کیجے

قیامت ایک ہی یا سا ملا ہی قافیہ قد کا

مطلع

قیامت میں کیا دھڑکا ہو سرو قد کا | نظر میں نقش ہے تیری بیاض صفحہ خد کا
وہاں اے عشق کیونکر نہ پہنچے خاک مشہد کا | تصور میں ہے جنت کے گوشہ اپنے مرقد کا

کہ تھا لاریب چشم تر کا طوبیٰ آہ تر قد کا

مطلع

کہاں شمس و قمر سے بڑھ کے جلوہ تیرے خد کا | تیری پیشانی سے چمکا اختر تقدیر فرقد کا
دو عالم میں ہے چمکا نور تیری ذات احمد کا | محمد مصطفےٰ پیدا ہے تو نور مجرد کا

ہوا خورشید اقلیم عدم سایہ تیرے قد کا

مبارک نافہ مشکیں ختن میں ہے آہو کو | گلستاں میں کہو کچھ چھیڑ دے قمری لب جو کو
نہ پہنچے اوسکی نکہت عنبر بو کو | سواد تبت تشبیہ کیجیے تیرے گیسو کو

بہار گلشن جنت ہے بوٹا تیرے قد کا

دو چار آنکھیں ہیں تجھ سے دو عالم کس کا کیا ہو | دوبینی ہے دو رو رو دہ زیست میں ہے سر اپنا ہو
مزا دونا ہو سرو خلد کے پہلو میں طوبیٰ ہو | یہ سرا ایک جلوہ میں مجھے لطف دوبالا ہو

کریں ہیں دید بن احول سے نظارہ تیرے قد کا

لکھوں کیا مدحتِ خط لب جاں بخش حضرت میں
کہ ہر ذرہ حسن مطلع نسخۂ مہر قیامت میں
بلند اک بیت ابروِ فرد کلیات فطرت میں
بیاضی مطلع تارض دیوان وحدت میں
تکمیلا مطلع ایجاد میں مصرع تیرے قد کا

رسالت سوں تری منظور تھا سکو ہدایت ہو
مگر مشکل یہ تھی ذات پاک تیری یا عالم دو
زہے حکمت کہ آئی راہ پر گم گشتہ جو جو
بنایا یار یہاں جب عالم ایجاد کا تجھ کو
ہوا خضر رہ عدم سایہ ترے قد کا

دوئی سوں کیوں نہ متنفر ہو خضر کی وحدت کو
بنایا نور یکتائی سوں سرتاپا حضرت کو
پسند آئی نہ تکرار اپنی جلوے کی بھی قامت کو
نہ رکھا سایہ تاکہ باقی ہٹایا نام کثرت کو
چو روشن ہم حدیثیں ہوا اک آنری قد کا

بیان شان بسم اللہ ہے ابرو کی آیت میں
خلاصہ سورۂ والشمس کا ہے تیری صورت میں
تری باتیں شریعت میں اجا ہو طریقت میں
کلام ناطق آیات قرآن حقیقت میں
سراپا معنی تحقیق ہے جملہ ترے قد کا

نہیں ہی تجھسے باہر ایک بھی قدرت کی نیرنگی	تجلّی وہ جہاں کی تو نے اپنی ذات میں دیکھی
ازل سے ہی تری تقدیر ای محبوب حق چمکی	خدا نے زیب و زینت کی جو بزم آفرینش کی

لگایا اوسمیں قدِ آدم آئینہ ترے قد کا

بہت پر نور تھا ہر چند چہرہ وحدت کا	تھا آسان لیکن کھینچنا محبوب نقشا
پس صد محو و اثبات ایک تحریں کھینچا جہاں کا	مٹا ڈالیں ہزار صورتیں آدم تو پایا سی

تب آیا راست نقشہ کلک قدرت سی ترے قد کا

اڑا لینا بہت مشہور ہی شعرا میں محسن	ٹھہر سکتی نہیں آ کر مرے پایۂ سخن محسن
بھلا دیتا ہوں میں مضمون سیاہ اپنی انگلیوں محسن	مقابل مجھسے ہو کیا معرکۂ میدان سخن محسن

کہ جوہر ہے مری تیغ زباں میں صفِ احمد کا

امیر اوسکا مقولہ ہی کہ جو اسرار پہ آئے	جھکا دی وہ سر تسلیم پہلے پانو پر میرے
عجائب تھا کہ تم سے تعلیم پائی تیشہ سی میں نے	فضا تنگ میدان قلم میں نقطہ و خط سے

ہر اوستاد نے مجھکو سکھایا پھیری گدکا

نہ مدح غیر سے مطلب نہ ہے ہوس قلم میں
قلم ہے یہی کیا ہاتھ کے کرے ہے اس قلم میں
حسد کرے کہاں تاب کیا ہے جو نشتر زبان میں
شعر اچھا سے کہے جو از قلم ہے اس قلم میں
کیا دار الحکومت سے مظفر کا صوبہ کا

زبان تیر کے جو تیر بان ان کو پہنچانے
ولایت میں صفیں کیں صاف اس تیغ مصفی نے
گریبان کٹ گئے کتنے دست تیغ کی کو تکو دستانے
کیا تسخیر ازکو پایال اُد و دست عطانے
کیا ایران اصفہان کو مری تیغ مہند کا

قطعہ

قصیدہ لکھ رہا ہوں نعت سے اعجاز روشن
سواد حرف قلم ہے وہ شمع طور کا خرمن
قلمدان بیت کے طور بستہ طور کا مسکن
عصا ہے موسی خامہ ورق ہے وادی ایمن
ید بیضا کو داغ رشک ہے ہاتھ محرر کا

دبیر آسمان ہو کہیں مہ لوح سے اختر
اگر شعر کے حرف سے لکھوں ان شک سے تو یہ
چمک سے مہر مشرق کی شعلہ ہے تجلی کا
چراغ طور کی جوتی بتا ہے تری
لکھا جو شعر وصف روئے تابان محمد کا

ہوئی ہیں منتظم ہر چار ارکان سخن مجھ سے
منور ہے چراغ طاق ایوان سخن مجھ سے

جہاں میں ہے فروغ نور ایمان سخن مجھ سے
زمین شعر پر نازل ہے قرآن سخن مجھ سے

کتاب آسمان اک نسخہ ہے لوح زبرجد کا

فلک تک معنیان مجھ سے طبع رسا پہونچا
فرشتوں کی جہاں چلتے ہیں پر اکثر وہاں پہونچا

بحر معنی سے تیرا رسے تا فضائے لامکاں پہونچا
سخن میرا قلم کی نوک سوا ایسی کہاں پہونچا

کر کالکو سون سبزہ ہو گیا چرخ زبرجد کا

مضامین مختلف ہیں فکر عالی کا اثنا آیا
کر تخصیص قوافی کی مناسب کتنا راہ ہے

طبیعت بار ہو پیدا ہوئی ہے دل کو جوش آیا
میری طبع روان کا چھوڑ دینی کھاتا اور باب آیا

تماشا دیکھے بحر سخن کے جزر کا مد کا

مطلع

وجوب امکان تو نہیں ہے جلوہ نور توحید کا
وہ اک غنچہ ہے اک گل ہے چمن گلزار مقصد کا

کہیں مقید او مطلق کا کہیں مظہر مقید کا
احد کا غیب میں ہو و شہادت میں احمد کا

ہے مشہور ایک بیشک دو چشمی ہا ہے اشہد کا

ہوا قصد جب میرا نعت میں موزون قصیدہ
لکھے مطلع میرا ایک جو پائے قافیے دو

نہیں آتا ہی مجھے چھوڑ مگر انصاف سی دیکھو
بمجبوری لکھا ایک صورت لفظ احد کو

نہ آیا ہاتھ اچھا قافیہ جب کوئی احمد کا

ہوا تیرا ظہور آخر میں عالم کو نہ حیرت ہے
پیچھوں خشت ادنیٰ سی اگر ختم عمارت ہو

مؤخر انبیا سی کیوں خلق جسم حضرت ہے
نہ تھا منظور رفتہ رفتہ تکمیل نبوت ہے

خدا نے منتظر رکھا جو تیری آمد آمد کا

یہ نکتہ ہی اس تاخیر میں گر غور سی دیکھی
کہ اشرف سب سی پھر اور انبیا محروم ہیں جا

نہ اتنے واسطے پیدا کیا حق نے تجھے پہلے
کہ وقت صنع گر فارغ ہوا مقصود اصلی

مقید تجھ سے ہو گا مطلق ایجاد مقید کا

خلیل اللہ کی واہ کیا ہی گرم بازاری
رنگائی تجھسے لو اہی گرمی بازیگاہی

ہوی انگارے تجھے پھولی شعلو نکو سرفرازی
یہ ہی رشتے سی مثل شمع کی آتش سی گلبازی

ہوا ہی تجھسے روشن نام تیرے جد امجد کا

غلط ہوویں فقرے آئیں کاتب اعمال کے نسخے
مدیں نیکی بدی کی ہیچ ہیں باقی شمار و دفتر میں
بدی کی جو رقم ہو جاتی ہے نسیاں کی گھر میں
تھا شب شفاعت تیری گر دیوان محشر میں

تصحیح آ کے نہیں آئیں سیاہ نامہ دفتر بد کا

سوا اللہ کی لا اعلم ہیں تیری فطرت سے
ملک جن بشر کوئی نہیں تعریف و حقیقت سے
مقدم آپ کی خلقت نہیں تیری خلقت سے
کبھی پہلے تیری تسبیح ہے ازل حبیب و قدرت سے

ہوا لفظ خدا سے اشتقاق اول تری حمد کا

مناسب ہے تری مژگاں کی خط میں شبیہ پیکاں
قریں ہے تیرے خط کا کاتب عرش سبحاں کو
ترے عارض سے شمسہ ہے ایوان ایماں کو
تری ابرو کی ہے محراب لازم طاق عرفاں کو

دراسلام کو درکار ہے بازو ترے ید کا

دکھائی خسرو انجم نے تجکو آسماں جاہی
مری نظروں میں ہے اک گرد چتر شہنشاہی
ہوئی تیرے مراتب کی کہاں کس کو آگاہی
تجمل کا ترے ہے مرتبہ سے تا ماہی

ثریا سے ثور تک اک گاؤ تکیہ تیری مسند کا

نہ گذرے کیون ترے اعدا کی اوقات
سبب یکجا نہ پایا ہین جو غم سے دشمنون کے ارمین
غم و شادی ہین دونون تیرے پاس آئے
الم حسرت ترے دشمنون کی نکلے ہین

خوشی کا کام ہے تیرے محبون کی خوشنما کا

طبیعت کی نہ خدا نے انکو منظور آرائش
اگرچہ اونکی مداحی ہو کب ہو نمائش
بہت دشوار ہے بات دولت کی فرمائش
ستایش کے لیے تو واسطے ہین ہمارے

کہ ہے مذکور قرآن مین ترے اوصاف یکتا کا

خداوند دو عالم ہے تیری مدح کرتا ہے
صحیفے جتنے ہوئے نازل سب مین تیری تعریف
جو ہو تیری ثنا پر بندہ ہم مین مردود ہوا ہے
سوا تیرے کسی کی مدح کرنا جسکا پیشہ ہے

یہ سچ ہے وہ لیے پھرتے ہین جھنڈا فضل یکتا کا

تری خدمت مین اے حاجت روا اب عرض ہے یہ ہی
روا ہون حاجتین سب جو ہین دین و دنیا کی
ثنا سے دوسرے کی ہو نہ آلودہ زبان میری
یہ خواہش ہے کرون عمر بھر تیری ثنا ہی

نہ اوٹھے بوجھ مجھ سے اہل دنیا کی خوشامد کا

پڑھو سوز دردی و داغ عشق فقط سناتے — تماشا ہے کہ چشم پہ نظر تا نور پھیر چہرہ تا سے
شرر نکلیں اوٹھیں شعلے ہوویں برق کوندا سے — چمکتا درد کی دل میں خیال ورد تاباں سے

ستارہ اوج پہ ہو چشم کے برج مشتری کا

پھنسا کر دام گیسو کی مسلسل میں جکڑ ڈالا — یہاں تک تاب ہے آپ دو ہاتھ جھٹکے جو کوئی کرے
رہیں ہمیں حسرت سے پا جب پڑا یا نکالا — گستہ دل ہاتھ چھوٹتے تیری زلف درسکا ہے

چھوٹے نہ دم کا دہا گلا طائر روح مقید کا

بنا دی چھکی ایسا مستانہ اپنی چشم شہلا کی — کہ ہوئے منتظر روح بھاگی جا تم تماشا کی
ولا وحشی کرے رم دونوں عالم کی تماشا — پھرن سا ہو نہ شتر ایر نشا میں بیٹھ تنہا سے

رہیں حائل تصور کرے بین دو دل سے دو کا

کرے حاجت کسے پیدا امیری کی خاطر — نہ ہو بت مطلا ہو میرے جمال کا فقر
محک میں امتحان کے بیشک وہ حضرت دل — بڑ رنگ زر چڑھے سونا امیران حضر

او ٹھو نہیں قبر سے مخمور تیری چشم اسود کا

کرے جو سیر تیرے حسن کا بیان ہے صحیح کہ پیدا
نگاہ ہے مجھکو بہشت کی بہشت و قصر و گلشن میں
رقم ہوا نام ہر قصیدہ صفات اوس میں
فرشتے ہو کے بیکل تجھکو دیکھیں دیوان مجھ میں

جگہ خالی کرو مدح آتا ہے محمد کا

لکھا ہے اس قصیدہ کو جو ہیں بیت حسن سخن
ہو حسن ہے بیت کے پاؤں سکت حسن
لیے ہیں بکر کو شعر زنان وصف قامت ہیں
تلے اس نظم کا حیرت میں ہیں ان قبا بت ہیں

بطرز تازہ ہوویں اپنے اشعار محمد کا

قصیدہ ختم ہوتا ہے صلہ اسکا شفاعت ہے
اوٹھاتا ہوں دعا کو ہاتھ دو یا بہ اجابت ہے
بغل میں یہ قصیدہ سر پر کلیں سعادت ہے
ترے دربار میں حضرت سخن کی جا بہ ہے

کھچے سر کا سے شفاعت سے علم بخش محمد کا

تجھکو تیرے خالق نے کیا صورت جدا سمجھوں
ظہور شان وحدت کا ہیں تجھکو سب خدا سمجھوں
حق آئینہ ہو دل پر صاف اصل خدا سمجھوں
تیری جا حسن کی ہے آئینہ نور خدا سمجھوں

کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کی آیہ کا

قمر سمجھوں رخ تاباں کو یا مہر سما سمجھوں
شبیہ ہیں عکس ایک رخ حق نما سمجھوں
کلف اس میں جھلکتا ہے اسے میں خط مشکیں نا سمجھوں
تری عارض کو میں آئینہ خورشید کا سمجھوں

کہ فہم سر وحدت ہے الف بیان کی آنکھوں کا

دم تحریر میری ذوق سے کیا جا نیرو کی
شمول انشاء شیرین سے دوا سے بہ رنگینی کی
قلم کے نکلیں آنسو ہو جوش سے رسائی کی
الہی پھیل جا روشنائی میرے نامہ کی

پڑھا صلوات ہو لفظ احد پر میم احمد کا

کبھی تو کام آ روشنائی میرے نامہ کی
نئی صنعت دکھا اے روشنائی میرے نامہ کی
کوئی تو رنگ لا اے روشنائی میرے نامہ کی
الہی پھیل جا اے روشنائی میرے نامہ کی

پڑھا صلوات ہو لفظ احد پر میم احمد کا

تاریخ ختمہ	تمام شد	تاریخ ختمہ
اللھم صل علی محمد عبدک و رسولک النبی الامی وآلہ واصحابہ وازواجہ دائما ابدا		اللھم صل علی محمد عبدک و رسولک النبی الامی وآلہ وازواجہ اجمعین
سنہ ۱۲۷۵ ہجری	تمام شد	سنہ ۱۲۶۶ فصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ خمسہ از مولوی محمد محسن صاحب ابن مولوی حسن بخش صاحب علوی کاکوروی

مصنف قصیدہ

رباعی

جز احمد بی میم ز غیبے نشنودی	جز احمد با میم نہ بودے نہ نمودی
از قطرہ چکیدن عشق از دانہ وپیچیدن	سرمایۂ وجود کی وجود هست باد و درود

اما بعد صدف گوش از گہر لبریز- و دامان نگاہ از چمن مالامال
گر سواد گیسوے عبارت از پردہ ابر سیہ است جوشیدن است
و صفاے عارض معنی را آئینہ صبح بہار گردیدن - لآلی الفاظ آبدار
را طلسم جعد و رگرہ بستن است - و انہار مضامین پر بہار را رونق
بازار رنگ شکستن - شاہد بندش نازک را با کلا مروارید صفا در گلو
و چمن ترکیب شگفتہ را از بو رنگ گل رنگ و بو - نقاش صورت آئینہ زار
تجلیات اعجاز ہاے ید بیضاے منشی امیر احمد ابن مولوی
کرم محمد مینائی کہ چرخ مینا کار در خمکدہ فکر بلندش شیشہ خود

برطاق نسیان بگذارد - و فلک نیلگون در چیستان طبیعت
عالیش حکم بهرهٔ بیگانه دارد - خیالش را و شیشه خانهٔ نازک ادائی
بیرنگ بال پریست - و خامه اش را به بزم افسون طرازی خرام
جادوگری - سرپنجهٔ زور دستش در شکار کبک دری شاهبازیست
و تیغ هندی زبانش در معرکه اردو هنگامه طراز مشکل پسندی و
تلاشش دلبر سخن را تهمت دهن - و سحابگانی بهار تصور غنچه چینی را
نشو و نما گفتن - ترجیع بند الفاظش از تواتر ورود مضامین مسلسل
و مصرع لبش از جوش نشئهٔ معانی پیمانهٔ مستزاد - و در غزل - غزال
غزل برجسته را سواد تحریرش ختن - و عقیق آبدار قطعهٔ رنگینی
تقریرش یمن - بفیض خلعت تضمینش حروف ناسنجیده و فهمیده
قامت موزونی آراست - و سبزهٔ خوابیدهٔ نشست الفاظ نازک
ادائی ها برخاست - اکنون گرمی آن شعر را افسردهٔ کانون خیال
از بنیاد آتشکده بخاک آمیختن ست - و روانی آن قطرهٔ عرق انفعال

از ابروے پیکر در غبار ساحل ریختن — الغرض شوخ صحبتی کہ عالمش را

درمیکده ناقص سپهری جوشش بہ دریا لال ست — و مهرش در دفتا

ذره نوازی تاثیر آفتاب خیال یافتی

اشعار را تحسین گر دانیده	جوشش از چہره گوهر سبحہ را شعر بی
گویا بر رشته همین سخن نظم	خود را بالیده سبک شما از آن

سنجیده قلمے کہ خامہ مانی بہ تیشہ اگر از تمکین آب گوهر سفال تجلیش کشی

غنچہ رخ ابرے — و کلک بهزاد جبل اگر از رنگینی گل نقشی بہ وادی بهارش

خزان گردد — طبع مرے معنی مصرعهایش جبین سخن را آبروست — و صفای

رنگینیش عارض نظم را آبرو — صبح رخسار لفظ از بندش تمکین در شکر خند

و طره کاکل مضمون از گره بندی تقطیع در غوله بند — و رستی سلسلہ

شوخی از شکست گیسوے عبارت چیست — و شکستن کلہ گوشہ عبارت

بہ بهانہ شوخی درست — منظر بازمعنی را از صورت الفاظ محجوبی در پرده

و صورت الفاظ را از صفاے معنی آئینہ در نظر — غنچہ خورشید بزوال حسن

انگشت نماست صبح ثنائش صادق ثنا پیه و تبسم تحیره ببکشت حیرت
منسوب در پله وزنش سنجیدن نشاید طبیعت مشکل پسند که جلوه
نظم پروین سرمه آسمان میکشید گره بجبین است - و فکر نازک خیال
که بخیال غنچه گلرخان ناخنے بدل میبرد پشت دست بزرین بیاض پیچید
نغمات هند با آهنگ حجاز در طرب است - و رنگینی اردوے معلی
جلوه فروشش شهنشاه عجب - و دلایل گمرهاے قبولی از خزینه
رحمت خدا میپرداز - و رواج گلهاے درود از چمنستان شکر

در اهتزاز رباعی

این نظم عجاب اصطفای سخن است	تشبیه اوج کبریای سخن است
حقا که دفینه سینه علم آمیست	نعت پیمبر خدای سخن است

بسم الله طبع موزونش چون دیباچه نسخه امجد تاریخ گردیده
مخمس نعتیه را فاتحه طراز درود نا محدود را خاتمه پرداز گردانیده
همانا تاریخ اولین از مفتاح الفت خامه جادو طرازش

فضل حیرت گشود و مادهٔ دوم از صاد صل علی که چشم قبول
استاد ازل طغرای عنوانش گرد و جلوه نمود - یارب در
دامان قاف قیامت که جزا را شرط عمل کنند نفی افعال
ماضی ما بنقطه این نامه مرکز کاف کرامت - و دندانهٔ شین
شفاعت صاد صح تشدید نون تاکید مستقبل مغفرت ما باد

فقط

تضمین بطور مناجات از مصنف قصیده

من و چه غفلتی و بیخودی — دشمن نفس در کمین بدی
تو مرا زور و همت و سندی — تو مرا تاب و قوت و مددی

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

خانه تنگ است شبم بی‌سوادی	نه عصا دارم و نه بینائی
شوره رفتم بدشت پیمائی	است یا سیدی و مولائی

یا حبیب الله خدا میدی
مالعجزی سواک مستندی

نه ز دنیا تمتعم نه ز دین	دشمن جانم آسمان و زمین
دوستان خشمناک و چین بجبین	دشمنان بهر کشتنم بکمین

یا حبیب الله خدا میدی
مالعجزی سواک مستندی

خون صد آرزو بگردن من	خویش بیگانه دوست دشمن من
خانه زندان و راه رهزن من	ماندنم مشکل است و رفتن من

یا حبیب الله خدا میدی
مالعجزی سواک مستندی

هستم در هجران دره مهجور — دل بیمار و خاطر رنجور
عالم بیکسی و منزل دور — شب دیجور و چشم من بی نور

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

بسکه بودم حریف فسق و فجور — گشته ناخوش ز من خدای غفور
هست اکنون شفاعت تو ضرور — آمدم بر درت از ره دور

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

کار من ابتر است بی نفسی — دل پر از درد و سر پر از هوسی
بیکسم در جهان و نیست کسی — همدمی یا انیس و دادرسی

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

صبح من شام شد ز شامت من | هست هر روز من قیامت من
شو شفق و کفن ملامت من | نیست جز بر درت سلامت من

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

سوی ملک حجاز هم آهنگ است | نام هندوستان هم انگشت است
آستانش هزار فرسنگ است | وین امم گرد و پای من لنگ است

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

کفر ظلمت سرشت و طغیان | چار سوی سواد هندستان
زور ظلم است و قوت شیطان | خوف جان است و خطرهٔ ایمان

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

تشنهٔ خون من جفاکاری
من و در حال خود گرفتاری

دشمنم ظالم ستمکاری
نه مرا مونسی نه غمخواری

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

کشتیم تشنه‌ای چو دیده تر
بحر پر جوش و چشمه پر خطر

گشته ملاح و ناخدا مضطر
سر و سامان گذشته آب از سر

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

رفت تاب از تن و دل از بر من
راه گم کرد خضر رهبر من

آب چشمم گذشته از سر من
نه کسی یار من نه یاور من

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

زخم از دل گذشت و دل ز قرار
رفت هوش از سر و سر از دستار

خار از پای و پایم از رفتار
کار از دست و دستم از کار

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

کشتی من شکست و لنگر او
بحر و هر لحظه جوشش دیگر او

غرق شد ناخدای رهبر او
من بی دست و پا شناور او

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

کاروان رفت و من پریشانم
فرد در دشت و گرد بیدانم

دیده بر نقش پای یارانم
راه گم کرده در بیابانم

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ظلمت دهر چون صف مژگان — نور چون چشم سرمگین به میان

لمن الملک گفته را تربان — این مناجات به لب ایمان

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

روحم از تن جدا و تن توان — سینه پر یاس و یاس بی پایان

جان من بر لب است و لب افغان — دل پر از درد و درد بی درمان

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

ناکسان بی سبب مرا دشمن — همه خود آشنا خدا دشمن

دوستان سنگدل وفا دشمن — جمله محسن کش آشنا دشمن

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

رباعیات نعتیہ از مصنف قصیدہ و تضمین

مولا مری عقدہای مشکل وا کر
ہر غنچہ کو باغ قطرہ کو دریا کر
بیچون ہوں بایک تیری آشفتہ ہوں
محشر میں پاس اپنے تو مجھے جا کر

ایضاً

یارب آہ رسا مدینے پہونچے
ہر نالۂ دل مرا مدینے پہونچے
چہرے کا جو رنگ ناتوانی سے اوڑے
گرتا پڑتا ہوا مدینے پہونچے

ایضاً

نگذار خیال مشکلے در سر من
بکشا بہ بندہ گرہ زبال و پر من
دارم گرہی ز مشکل آنست کہ نیست
جز نقطہ گرہ در گرہ گوہر من

ایضاً

اک شان خدا ہے سید عالیجاہ
ملک قدم و حدوث کا شاہنشاہ
جس دل پہ کھلی حقیقت اسکی محسن
بیساختہ بول اوٹھا کہ اللہ اللہ

ایضاً

سرسبز کن ای سپید ابرها | دو رنگ تخم گل گلزار ما

چون دانه انار با بهره وری | گر چه بی تخم شگفت تو بهر دانه ما

ایضاً

یا رب به لطف جمال آن شاه دین | [illegible] زبان سخن [illegible]

گر بسی جز شمع [illegible] | [illegible]

ایضاً

عشق و [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

ایضاً

از آن پیش پیاله [illegible] | جان چون [illegible]

[illegible] | [illegible]

ایضاً

رنگین تری بزم از شہ غوث سے | باقی تھا اور ہی ہی نکالیں ہو مشتاق
تشبیہ کا پاتا ہوں قمر سے نشان | شہر کو دیکھا تو ستارا ہم ہوئے

تمام شد

قاعدہ سیران پیدا شدن لفظ احمد از احمد و احد از احمد ... فرض کرده شود بلا تبدیل و تغیر قاعده ایجاد بنده محمد حسین ...

ای خلوتیان پرده راز | گوشی که صدا چه میدهد ساز
از واحد جواهر آنچه بود است | آئینه وحدت وجود است
رنگین چمن جهان و مافیه | رنگی بود از بهار تشبیه
هر قطره بنا بحر در جوش | هر ذره بهار مهر در جوش
در عالم وحدت آشنائی | تاج سر بندگی خدائی
آری ز دل حقیقت آگاه | خوش گفت هر آنکه گفت والله
خاصان خدا خدا نباشند | لیکن ز خدا جدا نباشند
اینک سر باقی از سر و چشم | در گوش شنید و دیده هم چشم

چو پیدا شود از قواعد این سخن | اگر مشکل آید به شرح سخن
پیش من نظر ثبت شود کیسه | اگر عدد احد و احد را ...
پس به لفظ که خواهی ایجاد | اعداد و شش کن چهار پنهان
یک کم کن و ضرب ده چهار پیش | کن ... هشت و ... بیش
بنیاد عمل بود از حساب | یعنی به همین طرح باقی را
در سطر ... بزن و زیاده کن | حاصل شود ... احد ... یک
و دیگر حصول احد از ... | زن ... احد و احد ... را

به فکر تو احسن آفرین باد
احسنت ز معنی آفرین باد

مثاله

یا مثلاً	عدد ده ۱۲ ۵	ضرب در ۳	حاصل ۳۱۲
بعد کمی یک باقی ۱۱	ضرب باقی در ۳	حاصل ۱۲ ۹	آن ... هشت
باقی ۳	ضرب در ۳	حاصل ۱۲	یک زیاده ۵
حاصل ۱۲	که اعداد و احد اند	---	

مثال باقی

واسطے [illegible]	[illegible] ۱۱	[illegible] ۱	[illegible]
بیگھی کی [illegible] باقی ۱۵	ضرب باقی در ۴	حاصل ۲۰۴	تقسیم [illegible]
باقی ۴	ضرب [illegible] در ۱۱	حاصل ۴۴	[illegible]
حاصل ۵۳	کل [illegible]		

مثال [illegible]

واسطے [illegible]	[illegible] ۹	[illegible] ۱۴	حاصل ۸۰
بیگھی کی [illegible] باقی ۱۵	ضرب [illegible] در ۴	[illegible] ۲۲۴	تقسیم [illegible]
باقی ۴	ضرب [illegible] در ۱۱	حاصل ۴۴	زیادہ [illegible]
حاصل ۵۳	کل [illegible]		

[illegible] مثال [illegible]

واسطے [illegible]	[illegible] ۱۱	[illegible] ۴	حاصل ۸۰
بیگھی کی [illegible] باقی ۱۵	ضرب [illegible] در ۴	حاصل ۲۴۴	تقسیم [illegible]
باقی ۴	ضرب [illegible] ۱۱	حاصل ۱۴	زیادہ [illegible]
حاصل ۱۴	کل [illegible]		

۵۵ ۵۵ ۵۵

رباعیات

معراج کو جس وقت چلے خیر بشر
آیا یہ پیام ذوالجلال اکبر
جلد آ ای نور دیدہ عالم قدس
اک چشم زدن مین تو آن پہونچو گھر

ایضاً

لے حب نبی کی میرے سینے مین رہے
اونکا ہی خیال مرتے جیتے مین رہا
جب بند ہو آواز مرا دم ٹوٹے
آہنگ حجاز ہو مرے سینے مین رہا

ایضاً

ایمان کا غروب جسنے برپا آیا
تب دھرتی وہ سیدہ دکھاہ آیا
جلدی ہی ایسی کچھہ کہ اس عالم تک
سایہ بھی حضور کے نہ ہمراہ آیا

ایضاً

رہجاوگے ہاتھہ زندگی سے دھوکر
پچھتاینگے اقربا ہمارے روکر
محسن کیا پوچھتے ہو چھوڑو گھربار
جنت کو چلے چلو مدینے ہوکر

[illegible]

[illegible] مثالی لغت است چون کسرش را گویند دو [illegible]

[illegible] اگر [illegible] دو خواهی مثال

[illegible] کسر [illegible] ان [illegible] داشته

[illegible] مخرج کسر خوانند چهارش را

[illegible] که [illegible] ش را دوم و [illegible] نصف دوم را

[illegible] دوم [illegible] را با چهارم آن [illegible] سوم از احاد

[illegible] پنج [illegible] از عشرات چهارم و چهارم [illegible] آن

[illegible] دوم نصف وی [illegible] ربع چهارم

وچهارم ربع وسے محاسبے که حساب عبارت بالا کند
اول وثانیش بر وظاهر شود وسیاحے که معاش
رعایاے سر هند دانسته باشد ثالث ورابعش همچنان
بر و منکشف گردد و اگر یکے از چهار حرفش اگلنی یک ماند
واگر دو اگلنی دو واگر سه اگلنی همچنان سه صورت نماید
واگر چهار اگلنی هم با چهار مساوی ماند کسی از اول مصحف
گرفت چنانچه بعض انسان از آخر قرآن مساس دریں
جا دارد چنانچه اسم آن در آسمان احدی شمر خویش
داشت عمرے در وجد بسر کرد ودیگرے خیال صورتش
در تختے از جا در آمد حکایت مختصر کنم آن یوسف لقا
چون نوح براے سفینهٔ آدم ناخدا ست کمال صورتش آنکه سیده است
ونقصانش آنکه خدا است وبس فقط

معما باسم محمد ص

صبح آمد و شب تمام گردید		المحمد و وداع خویش خواندیم

معما باسم نبی ص

دی کثرت باران آمادیدیم		فردا سمای عاشقان او دیدیم
گوز و می زرق نشد ز مردم خالی		از پشت ورق شمار اسما دیدیم

تمت بالخیر

حل
بقاعده تعمیم مراد
[illegible]